Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom
Contact No 0322-6444659 0333-6444659

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
رابطہ نمبر 0322-6444659 0333-6444659

سؤال: کیا فرماتے ہیں علما دین بیوی اور شوہر کی لڑائی میں اگر شوہر کہے دو ہزار دو ورنہ تمھیں تین طلاق ہے اور بیوی ٹال مٹول کے بعد آخر کار بیگ سے نکال کر دینے ہی والی ہو کہ ہاتھ سے چھین کر شوہر لے لے۔ پھر کہے اگر بیوی نے یہ لیے یا میں نے دے دیئے تو بھی تین طلاق۔ اس کے بعد بیوی کوشش کرے لینے کی مگر شوہر نہ دے۔ پھر دوسرے دن شوہر وہی پیسے میں 100 مزید ملا کر بیوی کے آگے رکھے کہ اٹھا لو ہاتھ میں نہ دے لیکن بیوی نہ اٹھائے کہے یہ تو وہی ہیں۔ پھر شوہر اپنے بٹوے سے اپنے دو ہزار نکال کر دے کہ مجھے پتہ نہیں چلا چلو اب یہ دو ہزار ایک سو رکھ لو لیکن بیوی وہ نہ لے اور کہے کہ بس بچون کو دیں اور شوہر کہے ٹھیک ہے ان کو بازار سے کچھ لے کر دے دینا جب جانا۔ اور بیوی پیسے واپس بچوں کو دے۔ ہزار تمھارے ہزار تمھارے۔ اور بچے لے لیں بعد میں بچے ماں کے پاس رکھوا لیں۔ تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

صورت مسؤلہ میں شوہر نے بیوی سے دو ہزار روپے کا مطالبہ کیا اور نہ دینے پر طلاق دینے کا کہا، ابتداءً بیوی نے دینے سے ٹال مٹول کیا پھر شوہر نے اس سے وہ رقم چھین لی اور یہ جملہ کہا کہ "اگر بیوی نے یہ (دو ہزار روپے) لئے یا میں نے دے دیئے تو بھی تین طلاق" اس کے بعد شوہر نے اگلے دن اسی دو ہزار روپے کے ساتھ کچھ اضافی پیسے ملا کر بیوی کو دینا چاہا لیکن بیوی نے یہ کہ کر نہیں لئے کہ یہ وہی پیسے ہیں جس پر طلاق معلق کی گی تھی، پھر شوہر نے اپنے بٹوے سے الگ سے دو ہزار روپے دئے، بیوی نے وہ بھی نہیں لئے پھر شوہر نے وہ رقم بچوں کو دے دی اور بچوں نے اپنی ماں کے پاس وہ رقم جمع کروادی تو ایسی صورت میں بیوی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، اور آئندہ اگر بیوی اپنے شوہر سے اس متعینہ دو ہزار روپے کے علاوہ کوئی رقم وصول کر لیتی ہے تو اس سے بھی طلاق واقع نہ ہو گی، لیکن شوہر کو اس طرح کے جملہ کہنے سے احتیاط کرنا چاہئے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

وَإِذَا أَضَافَهُ إلَى الشَّرْطِ وَقَعَ عَقِيبَ الشَّرْطِ اتِّفَاقًا مِثْلُ أَنْ يَقُولَ لِامْرَأَتِهِ: إنْ دَخَلْتُ الدَّارَ فَأَنْتِ طَالِقٌ وَلَا تَصِحُّ إضَافَةُ الطَّلَاقِ إلَّا أَنْ يَكُونَ الْحَالِفُ مَالِكًا أَوْ يُضِيفَهُ إلَى مِلْكٍ وَالْإِضَافَةُ إلَى سَبَبِ الْمِلْكِ كَالتَّزَوُّجِ كَالْإِضَافَةِ إلَى الْمِلْكِ

(کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط 1 / 420 ط سعید)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

9 رجب المرجب 1447ھ / 30 دسمبر 2025ء

فتویٰ نمبر: 512

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی